14380 ـ خاوند ہاتھ اور ٹانگوں کے بال صاف کرنے کا کہتا ہے

سوال

بغلوں اور زیر ناف بال صاف کرنا فطرتی سنت میں شامل ہے، تو کیا عورت سے ہاتھوں اور ٹانگوں کے بال صاف کرنا بھی مطلوب ہیں، یہ علم میں رہے کہ ایسا کرنا عورت کے لیے باعث مشقت اور تکلیف ہے، اور اگر خاوند بیوی سے ایسا کرنے کا مطالبہ کرے اور بیوی اس سے انکار کرے کیونکہ اس میں اسے تکلیف اور درد ہوتی ہے، اور پھر اس کے لیے خاصا وقت بھی درکار ہے، چنانچہ اس سلسلہ میں دین کی رائے کیا ہے، اور کیا عورت اس کے لیے سہولت کے ساتھ باربر شاپ پر جا سکتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہاتھوں اور ٹانگوں کے بالوں کے متعلق شریعت نے سکوت اختیار کیا ہے، اور جس سے شریعت سکوت اختیار کرے وہ معفی عنہ ہے، اس لیے اسے ان بالوں کے ساتھ ملحق نہیں کیا جائیگا جنہیں زائل اور صاف کرنے کا حکم دیا گیا ہے، نہ یہ وجوب میں اور نہ مستحب میں ہے، اور یہ اس کے مقابلہ میں ان بالوں میں بھی شامل نہیں ہوتے جنہیں باقی رکھنے کا حکم دیا گیا ہے، مثلا عورت کے سر کے بال، اور ابرو کے بال.

اور اس لیے کہ شارع نے اس کے حکم سے سکوت اختیار کیا ہے لہذا علماء کرام اس میں اختلاف کرتے ہیں:

بعض علماء کا کہنا ہے:

انہیں صاف کرنا اور اتارنا جائز نہیں؛ کیونکہ انہیں اتارنا اور زائل کرنا اللہ تعالی کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی یعنی تغیر خلق اللہ میں داخل ہوتا ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے شیطان کا قول نقل کرتے ہوئے فرمایا ہے:

اور میں ضرور انہیں کہونگا کہ وہ اللہ تعالی کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی کریں النساء (119).

اور دوسرے علماء کا کہنا ہے:

انہیں باقی رکھنا بھی جائز ہے، اور انہیں زائل اور صاف کرنا بھی جائز ہے، کیونکہ شریعت مطہرہ اس سے خاموش ہے اور اس کا حکم اباحت ہے؛ کیونکہ کتاب و سنت میں جس سے سکوت اختیار کیا گیا ہو وہ درج ذیل حدیث کی

بنا پر معفی عنہ ہے:

" حلال وہ ہے جو اللہ تعالی نے اپنی کتاب عزیز میں حلال کیا ہے اور حرام وہ ہے جو اللہ تعالی نے اپنی کتاب عزیز میں حرام کیا ہے، اور جس سے سکوت اختیار کیا ہے وہ اس میں شامل ہے جس سے اللہ نے معاف کیا ہے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1726) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح ترمذی میں حسن قرار دیا ہے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام نے بھی یہی جواز والا قول اختیار کیا ہے، اور اسی طرح شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے.

دیکھیں: فتاوی المراۃ المسلمۃ (3 / 879) اور مجموع فتاوی ابن عثیمین (11 / 64).

دوم:

خاوند اور بیوی دونوں کا ایك دوسرے کے لیے بناؤ سنگھار اور زینت اختیار کرنا مستحب ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تم ان کے ساتھ اچھے اور بہترانداز میں بود باش اختیار کرو النساء (19).

اور ایك مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

اور ان (عورتوں) کے بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان پر مردوں کے ہیں، اچھائی کے ساتھ البقرۃ (228).

اور اچھائی میں یہ بھی شامل ہے کہ خاوند اور بیوی دونوں ایك دوسرے کے لیے زینت اور بناؤ سنگھار اختیار کریں، اس لیے اگر خاوند بیوی کو زینت اور بناؤ سنگھار کرنے کا حکم دے تو بیوی کے لیے ایسا کرنا واجب ہے، کیونکہ یہ خاوند کا حق ہے، اور پھر بیوی پر اچھائی میں خاوند کی اطاعت کرنا واجب ہے "

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ مادۃ تزین (11 / 271).

اس بنا پر اگر خاوند اپنی بیوی کو ہاتھوں اور ٹانگوں کے بال صاف کرنے کا کہے، اور ایسا کرنے میں بیوی کے لیے کوئی ضرر اور نقصان کا باعث نہ ہو، یا بیوی اس کی حرمت کا اعتقاد رکھتی ہو تو اس پر واجب ہے، اور خاوند کو چاہیے کہ وہ اپنے اس مطالبہ کو ختم کر دے، لیکن اگر وہ بیوی خاوند کو یہ باور کرانے میں کامیاب ہو جائے کہ ایسا کرنا اس کے لیے تکلیف اور ضرر کا باعث ہے، یا وہ ایسا نہیں کرنا چاہتی تو پھر خاوند کو اپنا حق ساکت کر دینا چاہیے.

سوم:

اس غرض کے لیے باربر شاپ جانے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس کی کچھ شرائط ہیں:

ا ۔ یہ کام صرف عورت ہی سرانجام دے، اور وہاں کوئی بھی مرد نہ ہو، اور اس کے ساتھ یہ بھی ملحق کیا جائیگا کہ وہ جگہ قابل اعتماد ہو خاص کر اس جدید دور میں جبکہ تصویر اور فوٹو اور کیمرہ وغیرہ کی بہت ترقی ہو چکی ہے، اور بہت سارے نفس خراب ہو چکے ہیں.

ب ۔ عورتیں اس کے ستر کو نہ دیکھ پائیں، مثلا رانیں، صرف ہاتھ اور پاؤں تك ہی محدود ہو، جیسا کہ شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کا قول ہے.

دیکھیں: اللقاء الشہری سوال نمبر (278).

علامہ البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" عورتوں کے لیے حمام (باربر شاپس) قطعی طور پر حرام ہیں، ابو ملیح رحمہ اللہ کہتے ہیں:

شام کی کچھ عورتیں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس آئیں تو عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے دریافت کیا: تم کہاں سے ہو ؟

انہوں نے جواب دیا: ہمارا تعلق اہل شام سے ہے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرمانے لگیں:

شائد تمہارا اس علاقے سے تعلق ہے جہاں کی عورتیں حماموں میں جاتی ہیں ؟

انہوں نے جواب دیا جی ہاں.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہنے لگیں:

لیکن میں نے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا:

" جو عورت بھی اپنے گھر کے علاوہ کہیں اور کپڑے اتارتی ہے اس نے اپنے اور اللہ کے درمیان (پردہ) پھاڑ دیا "

اسے اصحاب سنن اربعہ نے روایت کیا ہے، اور اس کی سند صحیح اور شیخین کی شرط پر ہے.

ديكهيں: تمام المنة (130).

والله اعلم .